Phone 35

تحریکِ جدید نمبر

21 TABOOK 1351 H. S.
21 September 1972

Vol. 21 No. 38

زرِ اشتراک
سالانہ .... ۱۰ روپے
ممالکِ غیر .... ۲۰ روپے

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

شبیہ مبارک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ

مدیر اعلیٰ
محمد حفیظ بقاپوری
نائب مدیر
خورشید احمد انور

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ر تبوک ۱۳۵۱ ہش

تحریکِ جدید اور اُس کی عظیم الشان برکات

مرکزی دفتر تحریکِ جدید قادیان کی طرف سے ماہ اکتوبر کا پہلا ہفتہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں ہفتہ تحریکِ جدید کے طور پر منائے جانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور بدر کا زیرِ نظر پرچہ اسی ہفتہ کے سلسلہ کی ایک اشاعت کا حامل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کی جاری فرمودہ مبارک تحریک "تحریک جدید" سے نہ صرف جماعت کا بچہ بچہ واقف و آگاہ ہے بلکہ اس کے عظیم الشان ثمرات آج دُنیا کے کناروں میں مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں۔

یہ مبارک تحریک آج سے اڑتیس ۳۸ سال قبل ۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ نے بالقاءِ الٰہی جماعت کے سامنے رکھی۔ یہ تحریک دراصل وہ زبردست عملی منصوبہ تھا جس کے تحت بیک وقت :-

★ جماعتِ احمدیہ میں زندگی کی ایک نئی رُوح پھونک دی گئی۔

★ احبابِ جماعت نے نہایت درجہ خلوص اور محبت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اپنے اموال پیش کئے اور

★ ایسے سینکڑوں افراد نے خدمت و اشاعتِ دین کے جذبہ کے تحت اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اور عمل کے میدان میں کُود گئے۔

★ حضرت امام ہمام کی کامیاب قیادت کے تحت ایسے سرفروش دُنیا کے اکناف میں پھیل گئے اور ٹھوس بنیادوں پر اسلام کی تبلیغ کا کام شروع ہو گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ذریعہ یہی نہیں کہ افرادِ جماعت سے خدمت و اشاعتِ دین کے لئے روپیہ ہی مانگا بلکہ نہایت بیدار مغزی سے مثبت رنگ میں ایسے ذرائع کی بھی نشان دہی فرمائی جن پر کاربند ہو کر افرادِ جماعت کے لئے مطلوبہ قربانیاں نسبتاً آسان ہو گئیں۔

مثلاً پہلے قدم پر ہی حضور نے جماعت کو اس امر کی تلقین کی کہ وہ نہایت درجہ سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور جس قدر زیادہ ہو سکے بچت کرنے کی عادت ڈالیں۔ کھانے میں سادگی ہو۔ پہننے میں سادگی ہو۔ جماعت کی امیر عورتیں بلا وجہ زیورات بنوانے پر اپنا روپیہ صرف نہ کریں۔ کپڑوں پر گوٹے کناری لگانے وغیرہ پر اسراف سے بچیں۔ بلا ضرورت کپڑے نہ بناتی رہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح سینما وغیرہ دیکھنے سے قطعی طور پر اجتناب کریں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ان کے خون پسینہ کی کمائی کا ایک بڑا حصہ اکارت جاتا ہے بلکہ غیر شعوری طور پر جو بد اخلاقی کے در کھلتے ہیں جماعت کے افراد ان سب غیر پسندیدہ عواقب سے بچے رہیں گے۔ اس طرح کی اور بہت سی ہدایات پر کاربند ہونے سے جو روپیہ بچے اس میں سے حسبِ اخلاص احبابِ جماعت دینِ اسلام کی اشاعت اور اس کی تبلیغ کے فنڈ میں حصہ لیں۔ تا اس فنڈ سے ایک خاص منصوبہ کے تحت ساری دُنیا میں تبلیغ کا جال پھیلایا جائے۔ جب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اس بابرکت تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کر چکے تو حضورؓ نے ایک دفعہ فرمایا :-

"مَیں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہُوں کہ یہ کام اُسی کا ہے اور مَیں صرف اس کا حقیر خادم ہُوں، لفظ میرے ہیں مگر حکم اسی کا ہے۔"

الحمد للہ! تحریک جدید کو جاری ہوئے آج اڑتیس ۳۸ سال گزرتے ہیں۔ اس اڑتیس سالہ دَور میں خدا تعالیٰ نے جس قدر اس تحریک کو اپنی غیر معمولی برکتوں سے نوازا وہ ایک کھلی کتاب کی طرح دُنیا کے سامنے ہے۔ فی الواقع کسی انسان کے بس میں نہیں کہ کسی تحریک کو از خود ایسا کامیاب و کامران بنا سکے۔ جب تک اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں اور فضلوں کا ہاتھ کام نہ کر رہا ہو۔ جماعتِ احمدیہ کو آج جو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اور ہر احمدی بڑے فخر کے ساتھ کہتا ہے کہ بحمد اللہ **احمدیہ جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا**۔ تو اس میں بھی اس مبارک تحریک "تحریک جدید" کے مجاہدین کی قربانیوں کا بڑا دخل ہے۔ یہ مجاہدین خواہ مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے ہوں یا اپنے اعزہ و اقرباء سے ہزاروں ہزار میل دور جا کر غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والے ہوں، خدا تعالیٰ نے آج ان سب کی مشترکہ مخلصانہ مساعی کو ایسا نوازا ہے کہ غیر ممالک کے ہزاروں ہزار افراد جو کچھ عرصہ پہلے دینِ اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کی بزرگی سے قطعی نا آشنا تھے آج نہایت درجہ عقیدت مندی سے آپ پر دُرود بھیجتے اور دیگر افرادِ جماعت کے شانہ بشانہ وہ بھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے تن من دھن سے عملی حصہ لینے میں اپنی سعادت جانتے ہیں۔

ہزاروں ہزار افراد کے دِلوں میں ایسی **عظیم الشان** تبدیلی کوئی معمولی بات نہیں۔ یورپ کے متمدن ممالک ہوں یا افریقہ کے تاریک برّاعظم کے دشوار گذار علاقے، احمدی مبلّغین کی سرفروشانہ محنت اور شب و روز کی قربانیوں کے نتیجہ میں آج ان میں ہزاروں لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کا فرد ہوتے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یورپ اور افریقہ کے ممالک میں سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ جو بجائے خود اسلامی تبلیغ کے عظیم مرکز بن رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی انہی لوگوں کی اپنی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں تا ہر ملک کے لوگ اپنی زبان میں کلام اللہ کو پڑھیں اور اپنے خالق و مالک سے ذاتی تعلق قائم کر کے اس دنیا میں آنے کے اصل مقصد کو پالیں۔

ہزاروں ہزار روپیہ سالانہ اسلام کی پُرامن تعلیمات کی اشاعت کے لئے خرچ کیا جاتا ہے جس سے ہر ملک کی زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ملک واسی اسلام کی تعلیمات سے واقف و آگاہ ہوتے ہیں۔ پھر تعلیم کے میدان میں بھی احمدیہ جماعت کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اس مبارک تحریک کے تحت نہایت ہی قابلِ قدر کام سرانجام دیا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم کے لئے براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعتِ احمدیہ نے بیسیوں سکول جماعت کے خرچ سے جاری کر رکھے ہیں۔ جن میں اس ملک کے اصل باشندوں کے نونہال زیورِ علم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ یہ کام کسی طرح کے جلبِ منفعت یا اَور کسی بھی لالچ کے تحت ہرگز نہیں کر رہی ہے۔ بلکہ محض انسانی ہمدردی اور انسانیت کی خدمت کے جذبہ کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ جس بے لوث طریق سے یہ خدمات سرانجام دے رہی ہے ان ممالک کے سرکردہ افراد وقتاً فوقتاً برملا طور پر اس کا اعتراف کرتے اور جماعتِ احمدیہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہ نکتہ بھی بڑا ہی پُرلطف ہے کہ ۱۹۳۴ء میں حضرت مصلح موعود رضؓ نے پہلے پہل یہ تحریک صرف تین سال کے لئے جاری فرمائی اس کے بعد حضور نے اسے تین سے دس سال تک کے لئے بڑھا دیا۔ لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ کا اشارہ پا کر حضورؓ نے اسے غیر محدود عرصہ تک جاری رکھنے کا اعلان فرمایا۔ اس لئے کہ جب یہ تحریک اٹھی ہی اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے تھی تو یہ کام نہ ایک سال، یا تین سال یا دس سال میں ختم ہو سکتا تھا بلکہ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے غیر محدود مساعی اور غیر محدود وقت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت امام ہمام نے جماعت کو بھی اس کے مطابق اپنی قربانیوں کو غیر محدود عرصہ تک جاری رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اس طرح اگر ایک طرف حضرت امام ہمام رضی اللہ عنہُ کی زبانِ مبارک سے ایسا نکلا تو دوسری طرف خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے افراد کو بھی ایسے اخلاص اور مثالی فدائیت کا نمونہ دکھانے کی بھی توفیق دی کہ ہر مجاہد تحریکِ جدید نہایت درجہ بشاشتِ قلبی سے اس میں مالی حصہ لیتا ہے اور حسبِ وعدہ پھر اس رقم کو ادا بھی کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں کا امیدوار بھی ہے کہ اس کے ذریعہ خدائے قدوس اس کی عاقبت کو درست کر دے گا۔ اور ایسے ایسا زادِ راہ بنا دے گا جو اُسے عاقبت میں کام آئے!!

ہر احمدی جو کسی بھی وقت اس تحریک میں شامل ہوتا ہے اور اس کے بعد پورے عزم کے ساتھ ہر سال پہلے سے بڑھ کر حصہ لیتا چلا جاتا ہے۔ دراصل اس کی نگاہ اپنے محبوب امام رضی اللہ عنہُ کے ان الفاظ پر ہوتی ہے جبکہ حضورؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ :-

"یہ تحریک کوئی معمولی امر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء شدہ تحریک ہے۔ دُنیا میں قومیں زندہ رہنے کی جدّ وجہد میں مصروف ہیں۔ وہ اپنے مستقبل کو شاندار اور کامیاب بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ مگر انہیں اس کے لئے کوئی کامل رہنما نہیں ملتا۔ وہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ر تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لنڈن سے آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۱۹ر تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★ ماریشس کی احمدی بہن محترمہ ہدایت سوکیہ صاحبہ یکم تبوک (ستمبر) سے قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ آپ اپنے وطن میں احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی صدر اور سرگرم مخلص رکن ہیں۔ پروگرام کے مطابق آپ جماعت احمدیہ کے دوسرے مرکز ربوہ بھی تشریف لے جا رہی ہیں۔ جہاں ماہ دسمبر میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب میں اپنے علاقہ کی احمدی خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے شریک ہوں گی۔

قادیان میں قیام کے دوران آپ لجنہ کے اجلاسات میں شرکت کر رہی ہیں (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے اختتام کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ہمیں پیچھے رہنے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں دنیا کا قائد بننا ہے اور قائد کا مقام حاصل کرنے کیلئے کھیلیں اہم کردار ادا کرتی ہیں

کھیل کے سلسلہ میں ہمیں اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے اور دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ر ماہ ہجرت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۷ر مئی ۱۹۷۲ء بمقام ایوانِ محمود ربوہ۔

مورخہ ۷ر ماہ ہجرت ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۷ر مئی ۱۹۷۲ء شام ایوانِ محمود ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیڈمنٹن کے ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کے موقع پر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ٹیموں میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر قریباً نصف گھنٹے تک تقریر فرمائی حضور انور کی اِس تقریر کا مکمل متن جو لنڈن مشن کی معرفت موصول ہوا ہے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔ (ایڈیٹر بدر)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :۔

کھیلوں کے کام میں حرکت تو پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن یہ حرکت ابھی تک مجلس خدام الاحمدیہ کے اس ہال میں مقید ہے۔ اسے باہر نکلنا چاہیئے۔ اس لئے مَیں نے یہ ہدایت کی ہے کہ آئندہ جمعہ کی صبح کو باہر سیر کا ایک مقابلہ کرایا جائے۔ جس کا اعلان غالباً کر دیا گیا ہے۔ اور جس میں دو گھنٹے سیر کا وقت رکھا گیا ہے۔ اِن دو گھنٹوں میں آنکھیں کھلی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظاروں کو دیکھنا اور اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا ہے اور پھر بعد میں نوٹ کرنا یعنی لکھ کر دینا ہے۔ یا اگر کوئی دوست لکھ نہ سکے تو وہ زبانی امتحان دے دے۔ میں چاہتا تھا کہ جمعہ کے دن ہی اوّل آنے والے کو انعام دے دُوں کیونکہ مَیں نے اپنی طرف سے انعام دینے کا اعلان کر رکھا ہے۔ لیکن اسی دن تو شاید نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ اس سے اگلے جمعہ کو اِس انعام کے مستحق قرار پانے والے دوست کا اعلان ہو جائے گا۔

یہ جو ہال میں بڑے بڑے لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے ہیں یہ آواز پوری طرح سُننے نہیں دیتے۔ اس لئے قبل اس کے کہ ہم اس ہال میں دوبارہ کسی تقریب میں اکٹھے ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے

کہ ان لاؤڈ سپیکروں سے نجات حاصل کریں۔ چھوٹے ہال کے لئے استعمال ہونے والے لاؤڈ سپیکر خرید لیں۔ [illegible] اچھے فیصلے نہیں ہیں۔ [illegible] دولت کی حفاظت کا ایک ذریعہ اُسے ضائع سے بچانا ہے۔ ہمارا پیسہ ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ مجلس نے فلپس والوں کو لکھ کر سپیکرز کا جو اندازہ لگوایا تھا وہ غالباً اٹھارہ ہزار روپے کا ہے۔ حالانکہ میرا خیال یہ ہے کہ یہاں وائرنگ سمیت دو ہزار سے زیادہ خرچ نہیں ہوگا۔ ہماری مسجد اقصےٰ میں کچھ تھوڑا سا نقص تھا۔ اس دفعہ انشاء اللہ وہ بھی دُور ہو جائے گا۔ تاہم وہ ایسا نقص نہیں تھا جو پریشان کرنے والا ہو۔ وہاں کے لئے بھی باہر کی کمپنیوں نے قریباً چھبیس ہزار روپے کا اندازہ لگایا تھا اور میرا خیال ہے کہ وہاں جو اصل خرچ آئے گا وہ کم و بیش چھ ہزار روپے ہوگا۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اگر آپ نے اپنی صحت کو قائم رکھنا ہے تو اپنی فکر کو دُور کرنا پڑے گا۔ اور اگر فکر کو دُور کرنا ہے تو اپنے پیسے کی حفاظت کرنی پڑے گی۔

اس وقت بیڈمنٹن کی جو کھیل مَیں نے دیکھی ہے۔ اس کے

دو پہلو

بڑے نمایاں تھے۔ ایک یہ کہ ہماری جماعت کی جو روایات ہیں مثلاً نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ کھیلنے کی (اور اس وقار کو قائم رکھنے کا تو اتنا حکم ہے کہ نماز کے لئے جب ہم مسجد میں جاتے ہیں تو پہلی یا دوسری رکعت میں شامل ہونے کے لئے بے وقری کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا۔ الوقار۔ الوقار۔ کہ دوڑنا نہیں۔ وقار کے ساتھ شامل ہونا ہے) وہ تو قائم ہیں اور یہ بڑا نمایاں پہلو ہے جو یہاں بھی نظر آیا اور دوسرا بڑا نمایاں پہلو جو سامنے آیا وہ یہ ہے کہ ربوہ میں بیڈمنٹن کے کھیل کا معیار بڑا ہی ناقص ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس کے اصل معیار تک پہنچنے کے لئے دُنیا کی چوٹی کے کھلاڑیوں کا یہاں

نمائش کے طور پر

مقابلہ کرانا چاہیئے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کھیل کس طرح کھیلی جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے ہمیں کچھ پنکھے شاید یہاں سے ہٹانے پڑیں۔ یعنی اگر باہر والوں کو یہاں بُلانا ہے تو کچھ پنکھے اور اس کے ساتھ جو روشنی ہے اس کو بھی ہٹانا پڑے گا۔ کیونکہ میرے خیال میں تو اس کا کوئی زیادہ کام بھی نہیں ہے۔ اور یہ پنکھے اُتارنے بھی کوئی مشکل نہیں۔

دُنیا کے چوٹی کے کھلاڑی تو پتہ نہیں کب ہماری طرف متوجہ ہوں گے سرِدست پاکستان کے اچھے کھلاڑیوں کو تو یہاں بُلایا جا سکتا ہے۔ اور اُن کے بُلانے پر کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ اور ویسے یہ کوئی ناممکن بات بھی نہیں ہے۔ ایک وقت میں آل پاکستان بیڈمنٹن ایسوسی ایشن نے اپنے بچاؤ کے لئے مجھے صدر بنا لیا تھا۔ مَیں کئی سال تک ان کا صدر رہ چکا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ ہمارے ملک کے کھلاڑی بھی اچھے خاصے درمیانے درجہ کے کھلاڑی ہیں۔ چنانچہ اُن کی کھیل میں اور آپ کی آج کی کھیل میں

بڑا نمایاں فرق

نظر آتا تھا۔ ہمارے بڑے اور چھوٹے سب اِس بات کو یاد رکھیں کہ ہم پیچھے رہنے کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالیں [illegible] ہمیں آگے نکلنا چاہیئے۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے آگے نکلنے کا، اوّل آنے کا یا پہلا مقام حاصل کرنے کا جو قانون بنا رکھا ہے، اس قانون سے جنگ کر کے ہم آگے نہیں نکل سکتے۔ اور وہ قانون یہ ہے کہ جتنی صلاحیت ہے اس کی انتہائی نشوونما ہو اور پھر تکبّر اور غرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کی جائے۔ جب کوئی فرد یا گروہ یا ٹیم اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچا دیتی ہے اور عاجزانہ دُعاؤں سے اللہ تعالےٰ کی مدد اسی کے فضل سے حاصل کر لیتی ہے تو پھر وہ کسی سے پیچھے نہیں رہا کرتی سوائے اس کے کہ صلاحیت ہی نہ ہو۔ مگر یہ تو میرا دماغ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ احمدی نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کے لحاظ سے کسی چیز میں پیچھے رکھا ہُوا ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے اور میرا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ جس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مَیں اُن کے بیان کرنے میں نہیں پڑوں گا۔ لیکن بہرحال وہ اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور جو نتیجہ نکلنا چاہیئے وہ دُعاؤں کے باوجود نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ کوشش اور دُعا دونوں چیزوں کو اکٹھا ہونا چاہیئے [illegible] اس سلسلہ میں بھی آپ یہ

کوشش اور عہد کریں

کہ آئندہ ہم نے اپنے معیار کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔

آج ہمارے دو اندونیشین بچے بھی کھیل رہے تھے۔ ان کو تو شاید جنبطیانہ کی ضرورت تھی۔ ان کی حرکت میں وہ تیزی اور جا جانہ [illegible] نہیں تھی [illegible] ایسے کھلاڑی کے اندر پائی جاتی ہے۔ دوسری ٹیم میں بھی [illegible] جتنی ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ [illegible] بارشے کی [illegible] وجہ ہے کہ ان میں [illegible]

رُوح نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں اس بات کی توفیق بخشے کہ ہم اپنے کھیل کے معیار کو بلند سے بلند کر سکیں۔

ویسے مجلس صحت کے لئے ایک منصوبہ جو میرے ذہن میں آیا تھا اس میں پہلے سال تو گراؤنڈز یعنی کھیل کے میدان تیار کرنے کا کام ہے۔ یہ کام بھی آہستہ آہستہ ہو رہا ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملے گا کہ استقلال سے کام کرنے ہی سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور عادت پڑے گی، استقلال سے کام کرنے کی۔ تاہم یہ بہت لمبا کام ہے۔ بڑا

محنت طلب کام

ہے۔ سوچنے اور پھر بعض چیزوں کے مہیا کرنے کا کام ہے۔ مثلاً پانی ہے۔ اس کے لئے نئے ٹیوب ویل لگانے پڑیں گے۔ جس کی مجلس صحت تو شاید متحمل نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے کوئی اَور انتظام کر دے گا۔ غرض کھیلنے کی جگہوں کو خوبصورت بنانے کا کام ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ مجلس صحت میں جو کام کیا جائے گا۔ دُنیا پر اس کا اثر قائم کرنے کے لئے کئی سو کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اچھے اچھے فقرے (ویسے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہر فقرہ اچھا ہے۔ لیکن جو لوگ آپ کے فرمودات میں دلچسپی نہیں لیتے ان پر زیادہ اثر کرنے والے جو فقرے ہیں اس ضمن میں مَیں ان کو اچھا کہوں گا) لکھ کر سڑک اور ریل کی پٹڑی کے دونوں طرف لگائے جائیں گے۔

غرض اس مہم کو اگر ہم سال دو سال میں مکمل کر لیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی کامیابی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کھیلوں کو ہم نے نہیں بھولنا۔ یعنی ہمارا یہ پروگرام نہیں ہے کہ دو سالوں کے بعد کھیلیں شروع ہوں گی۔ بلکہ

پروگرام یہ ہے

کہ کھیلیں شروع رہیں گی اور دوسرے کام بھی ساتھ ہی مکمل ہوتے رہیں گے۔ جب وہ کام ختم ہو جائیں گے تو ہماری کھیل میں اور کھیل کے میدان میں ایک نیا حُسن اور نیا نکھار پیدا ہو جائیگا انشاء اللہ وہ دن بھی آئے گا اور اصل تو یہ ہے کہ باہر سے غیر ممالک سے جو بہترین ٹیمیں پاکستان میں آتی ہیں اُن کے دِل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ وہ اپنے کھیلوں کے پروگرام میں سے کچھ حصہ ربوہ میں آنے کا بھی رکھیں۔ ان کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اپنے اندر جذب کی قوت پیدا کریں۔ پہلے تو اُن کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے وہ کچھ کرنا ہے جو ظاہر بین آنکھ دیکھتی ہے۔ اور جب وہ ہمارے پاس یہاں آجائیں گے تو پھر انہیں وہ کچھ دکھانا ہے جو باطن بین نگاہ دیکھتی ہے۔ کیونکہ اصل حُسن تو رُوحانی اور اخلاقی ہے جو اندرونی طور پر تربیت کے نتیجہ میں ایک نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اسے باطنی حُسن کہا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں یہ بڑی مصیبت ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ترقی بھی کریں اور نظم و ضبط کی دھجیاں بھی ہوا میں اُڑا دیں۔ دُنیا میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے۔ دراصل ہمارا اور

ہماری زندگی کا مقصد

یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قانون کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کریں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ تو پھر خلقِ خدا میں کہیں بھی فتنہ و فساد نظر نہیں آئے گا۔ بلکہ ہر ایک چیز ایک دوسرے کی ممد اور معاون بن جاتے گی۔ جہاں ہمیں کوئی چیز ملتی نظر آتی ہے۔ وہاں اُس چیز کی اچھی بُنیاد قائم ہوتی بھی نظر آتی ہے۔ آپ ان چیزوں کے متعلق سوچا کریں۔ اس تفصیل میں مجھے اس وقت جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جو دو ٹورنامنٹ ہوئے وہ اس ہال میں ہوئے۔ اب ہم اس ہال سے باہر نکلیں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ربوہ اس کھیل کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں جس میں مجھے ذاتی طور پر دلچسپی بھی رہی ہے یعنی فٹ بال۔ پس فٹ بال کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

میرا اندازہ یہ ہے

کہ ہاکی اور بعض دوسری کھیلوں کی نسبت اس میں جرأت اور دلیری اور اعتمادِ نفس زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ ویسے تو مَیں اپنے زمانہ میں ہاکی بھی کھیلتا رہا ہوں۔ اسی طرح بعض اَور کھیلیں بھی جن کا مجھے موقع ملا کھیلتا رہا ہوں۔ یعنی فٹ بال بھی۔ ہاکی بھی۔ کرکٹ بھی۔ ٹینس بھی۔ سکواش ریکٹ بھی، بیڈ منٹن بھی اور گلی ڈنڈا بھی۔ اور کلائی پکڑنا (جسے پنجابی میں بینی پکڑنا کہتے ہیں) وہ بھی کھیلتا رہا ہوں۔ اب نام لیتے وقت مجھے یاد آیا کہ بعض کھیلیں مَیں نے نہیں کھیلیں کیونکہ ان کے کھیلنے کا مجھے موقع نہیں ملا۔ لیکن بہت ساری کھیلیں کھیلی ہیں۔ فٹ بال میں تو مَیں گورنمنٹ کالج لاہور کی فرسٹ الیون میں تھا۔ انگلستان میں ہماری ایک ہاکی ٹیم تھی۔ اس میں ہاکی بھی کھیلتا رہا ہوں مَیں نے سیر بھی کی ہے اور بہت کی ہے۔ سیر بھی بہترین ورزش ہے۔ پھر سیر کی ایک شکل بہت اچھی اور صحت مند غذا کے حصول کے لئے شکار کھیلنا ہے۔ چنانچہ مَیں شکار بھی کھیلتا رہا ہوں۔ پھر تیراکی بھی کرتا رہا ہوں۔ ہم بچوں کے لئے تیرنے کا بھی ایک پروگرام بنا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ بچوں کو تیرنا سکھا دیں۔ قادیان کے پاس نہریں تھیں اور بعد میں تالاب بھی بن گیا تھا لیکن نہریں بھی ہمارے قریب تھیں۔ اس لئے کثرت سے ہم لوگ یعنی قادیان میں بسنے والے اس وقت کے نوجوان نہروں پر جایا کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ قریباً ستر اسی فیصد نوجوانوں کو وہاں تیرنا آتا تھا اور اب میرا خیال ہے کہ ستر اسی فیصد نوجوانوں کو یہاں تیرنا نہیں آتا۔ پس تیرنا بھی ضرور آنا چاہیئے۔ یہ بڑی مفید اور بہترین ورزش ہے۔ پھر سائیکل چلانا بڑی اچھی ورزش ہے۔ اور اب تو جو آدمی بیمار ہو جائے اس کے لئے ڈاکٹر کہتا ہے کہ سائیکل چلاؤ۔ مثلاً مجھے ڈاکٹروں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ مَیں دس پندرہ منٹ روزانہ سائیکل چلایا کروں چنانچہ مَیں روزانہ سائیکل چلاتا ہوں۔ لیکن ورزش کے سائیکل میں اور سیر کے سائیکل میں فرق ہے سیر والا سائیکل بھی مَیں نے بہت چلایا ہے ورزش کرنے کا جو سائیکل مثلاً آج کل مَیں چلاتا ہوں وہ ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ اور پانچ کلومیٹر تک چلنے کی ورزش بھی کر لیتا ہوں اپنے کمرے کے اندر۔ کیونکہ لوگوں نے اس کی شکل بدل دی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس سائیکل کے ذریعے ورزش کرنا دل کے لئے بڑا مفید ہے۔ اب بڑے بوڑھوں کو بھی انہوں نے کہا ہے کہ باہر جا کر سائیکل چلایا کرو۔ مگر میرے حالات کے پیشِ نظر ڈاکٹروں نے مجھے کہا ہے کہ کمرے کے اندر چلایا کرو۔ کیونکہ جب میرے خون میں وقتی اور عارضی طور پر شکر زیادہ ہو گئی تو ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ گرمی کی تکلیف کی وجہ سے آپ کی ورزش رُک جاتی ہے۔ دراصل ایک دفعہ جماعت کا کام کرتے ہوئے مجھے لُو لگ گئی تھی۔ انگریزی محاورہ میں اسے "ہیٹ سٹروک" کہتے ہیں۔ اُردو میں کہتے ہیں لُو لگ گئی یا گرمی لگ گئی۔ چنانچہ اب ذرا سی گرمی بھی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے اس ہال میں بھی مجھے کچھ تھوڑی سی تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ گرمی تیز ہو رہی ہے۔ گرمی لگ جانے کی وجہ سے ایک اَور تکلیف پیدا ہو گئی۔ یعنی خون کے نظام میں خرابی پیدا ہو گئی۔ اور جو گلینڈز ہیں ان کے نظام میں بھی خرابی آگئی۔

غرض ورزش صرف لذت کے لئے نہیں کی جاتی۔ میری مراد اس وقتی لذت سے ہے جو کھیل کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے دُور رس نتائج نکلتے ہیں۔ دراصل اس کا صحت پر اثر پڑتا ہے۔ اور صحت کا اچھا ہونا دِل میں بہت زیادہ سرور پیدا کرتا ہے۔ پس صحت کے قیام کے لئے

ورزش کرنا بہت ضروری ہے

ورزش کرنے کے نتیجہ میں بہت سے زہر جسم سے نکل جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہٗ نے قادیان میں مجھے چھ مہینے کیلئے ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر بنا دیا۔ مَیں نے بڑا غور کیا اس میں حکمت کیا ہے۔ دو چار باتیں میرے ذہن میں آئیں۔ مَیں نے اپنی طرف سے ان کی اصلاح کرنے کی پُوری کوشش کی۔ ان دنوں مجھے بتایا گیا کہ ہائی سکول کے بعض طلباء عشاء کے بعد اِدھر اُدھر پھرتے اور گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ مَیں ان کو عصر اور مغرب کے درمیان دوڑا دوڑا کر اتنا تھکا دُوں کہ وہ عشاء کے بعد گھر سے باہر نکل ہی نہ سکیں۔ چنانچہ مَیں ان تمام لڑکوں کو جو فٹ بال اور ہاکی نہیں کھیلتے تھے ان سب کو ہائی سکول کے میدان میں روزانہ اکٹھا کرتا تھا (یہ بہت بڑا میدان تھا۔ آپ میں سے بہتوں نے اس میدان کو نہیں دیکھا ہوگا) اور پھر ان کی خوب دوڑ لگواتا تھا اور ان کو اتنا تھکا دیتا تھا کہ پھر وہ عشاء کے بعد گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ یہ ایک اُلجھن تھی جسے ہم نے اس طرح دُور کر دیا تھا۔ پس ورزش کے بہت فائدے ہیں۔ مثلاً ورزش کرنے سے گہری اور صحت مند نیند آتی ہے۔

یہ بات مَیں نے اس لئے بیان کی ہے کہ یہاں بھی مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارے

تعلیمی ادارے

(سوائے ایک کے اور اس کے متعلق بھی مجھے پُوری طرح علم نہیں۔ خدا کرے کہ وہاں کھیلوں کا باقاعدہ انتظام ہو) سب طلباء کی ورزش کا انتظام نہیں کرتے۔ اس بات کا تو انتظام کرتے ہیں کہ مثلاً باسکٹ بال میں آگے نکل جائیں۔ روئنگ میں آگے نکل جائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس طرح یہ تو ہمارے طالب علموں کا پندرہ بیس فی صدی حصّہ کھیلوں میں حصّہ لیتا ہوگا۔ باقی اسی فی صدی طلباء کی ورزش کا کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ حالانکہ ہائی سکول میں بھی، کالج میں بھی اور دوسرے تعلیمی اداروں میں بھی یہ انتظام ضرور ہونا چاہیئے تھا۔

پس ربوہ کے تمام تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ وہ اس کا انتظام کریں اور لڑکوں کو اتنی ورزش کروائیں کہ ورزش کے بعد جو ابتداء میں تھکان اور کوفت محسوس ہوتی ہے وہ نہ رہے یہ بھی

ورزش کا ایک اصُول

ہے۔ مثلاً گھوڑوں کے متعلق لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو اتنی ورزش کرواؤ کہ جس وقت وہ واپس تھان پر آئیں تو اتنے ہی تازہ دم ہوں جتنے ورزش کے لئے باہر لے جاتے وقت تازہ دم تھے۔

پس یہ تو ٹھیک ہے کہ شروع میں کچھ تھکان محسوس ہوگی لیکن یہ آہستہ آہستہ دُور ہو جائے گی۔ ہمارے نوجوانوں کو اتنا مضبوط بن جانا چاہیئے کہ اگر عرب گھوڑے کی طرح انہیں سو میل پیدل بھی چلنا پڑے تو چلا نگیں

مارتے ہوئے جائیں اور واپس آجائیں مگر کوئی کوفت محسوس نہ کریں۔ یہ عادت کی بات ہے اور ورزش کرنے سے یہ ایک خاص عادت بھی پیدا ہوتی ہے۔

بہرحال کچھ سوچنے اور کرنے کے کام ہیں۔ ہمیں ان کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جس غرض کے لیئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے، وہ غرض کماحقہٗ پوری ہو۔ ہم زندگی کے ہر میدان میں آگے نکلیں جماعت احمدیہ کے افراد

دُنیا کے قائد

بن جائیں۔ اس قیادت کے حصول میں کھیلیں بھی شامل ہیں۔ پھر کھیلوں میں ہر کھیل شامل ہے پھر اچھی روایات ہیں۔ یہ نہیں کہ یونیورسٹی کی کھیلیں ہو رہی ہوں اور کئی لڑکے مقابلہ کے میدان کے بیچوں بیچ بیٹھ جائیں (اور ایسا ہوتے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے) اور کہہ دیں نہیں اُٹھتے ہم طالب علم ہیں۔ ہمیں آزادی ہے۔ یہ احساس ہمارے نوجوانوں کے اندر پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ آزادی اور مادر پدر آزادی میں کوئی فرق نہیں۔ آزادی بڑی اچھی چیز ہے۔ مثلاً دُودھ ہے یہ پینے کے لحاظ سے بڑی اچھی چیز ہے۔ لیکن اپنی حدُود کے اندر یعنی جتنا ہم ہضم کر سکتے ہیں اتنا ہی پینا چاہیئے۔ اگر زیادہ پئیں گے تو اسہال شروع ہو جائیں گے۔ فائدے کی بجائے نقصان ہوگا۔ یہی حال ورزش کا ہے یہی حال سونے کا ہے۔ یہی حال جاگنے کا ہے۔ یہی حال پڑھنے کا ہے۔ یہی حال پڑھانے کا ہے۔ یہی حال عبادت کا ہے۔ اور یہی حال عبادت کروانے کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔ جب وہ سارے دن کے کام سے تھک جاتا تھا تو پھر بھی اس کا دِل کرتا تھا کہ اس وقت بھی وہ لمبی لمبی سورتیں تلاوت کرے۔ لیکن جب وہ امام بن گیا تو ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت پہنچی کہ ہمارا امام ہمارا خیال نہیں رکھتا۔ ہم دن بھر کے تھکے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ نماز میں پندرہ پندرہ بیس بیس منٹ (بلکہ بعض دفعہ آدھ گھنٹے کی تلاوت کرتا ہے۔ (یہ میں نے اس لیئے بتایا ہے کہ کوئی بچہ یہ نہ سمجھے کہ جو امام تین منٹ کی تلاوت کرتا ہے وہ لمبی تلاوت کرتا ہے) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خفا ہوئے۔ اور فرمایا تم جب امامت کراؤ تو تمہیں اپنے مقتدیوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔ مسجد میں نماز پڑھنے آئیں تو اُن کو بیزار نہ کرو بلکہ اُن میں بشاشت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

پس ہر چیز اپنی حدود کے اندر

مفید اور اچھا نتیجہ

پیدا کرنے والی ہے۔ جب وہ اپنی حدود سے نکل جاتی ہے تو خرابی پیدا کرتی ہے۔ کھیل کا میدان اور کھیل کی روایات اور اس میدان کی خصوصیات، اپنی حدود کے اندر بڑی اچھی اور خوبصورت لگتی ہیں۔ اس سے قوموں کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔ صحت قائم رہتی ہے۔ انسان جسمانی اور ذہنی طور پر زیادہ کام کر سکتا ہے۔ پھر جسم کے اندر مختلف کام کرنے کی وجہ سے ایک قسم کا فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ فضلہ صرف انتڑیوں سے نہیں نکلتا بلکہ پسینے کے ذریعہ بھی نکلتا ہے۔ ناخنوں کے ذریعہ بھی نکلتا ہے آج کل تو لوگ روزانہ نہاتے ہیں۔ اگر وہ دو دن بعد نہائیں تو بہتوں کو پتہ لگتا ہے کہ جلد کے بعض حصے باہر نکل گئے ہیں اور اپنی جگہ کو چھوڑ رہے ہیں۔

پس ورزش کرنے سے جہاں گندے اور زہریلے مواد پسینے کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں، وہاں بہت سارے گندے خیالات بھی دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ ذہنی طور پر توجہ دوسری طرف ہو جاتی ہے۔

یہ ہمارا مقصد ہے

ہم نے اس کو حاصل کرنا ہے۔ ہم نے چھلکے پر قناعت نہیں کرنی۔ چھلکا کسی جگہ محض چھلکے کی شکل میں کہ اندر گھُن نے کھایا ہو یا کیڑا مغز کو چاٹ گیا ہو بالکل بے کار ہے۔

بہرحال یہ اب آپ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت آپ کو ان چیزوں کی زیادہ طاقت دی ہے تاکہ آپ کی بنیاد مضبوط ہو جائے۔ آپ کی نشو و نما بھی زیادہ ہو۔ اور دوسروں کی نشو و نما کرنے کی اہلیت بھی آپ میں زیادہ پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ان سب کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بڑا لمبا پروگرام ہے۔ یہ ہمیں یاد بھی رہے۔ اس کے کرنے کی ہمیں ہمت بھی دے۔ ہمیں عزم بھی عطا فرمائے ہمارے دل میں اُمنگ بھی پیدا کرے تاکہ ہم ساری دُنیا کے قائد بن جائیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو منشا ہے کہ ہر ایک فردِ بشر اس دُنیا میں ایک حسین زندگی گزارے ہم ویسی زندگی گزارنے والے بن جائیں۔ اور خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں دوسری زندگی میں مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی جنتیں بھر جائیں۔ اور معمور ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو سب کو معاف کر دے گا۔

اب دو ہفتے کے بعد ایک اور ٹورنامنٹ آئے گا۔ گرمیوں میں شاید کھیلوں میں اتنی تیزی نہ رہے۔ تعلیمی ادارے بھی بند ہو جائیں گے۔ لڑکے باہر چلے جائیں گے لیکن جتنے بھی یہاں رہیں وہ کھیلیں اور کھیلوں کے میدان ٹھیک کرنے میں سُستی نہ کریں تاکہ جب

سکول اور کالجز

کھلنے پر ہم دوبارہ اکٹھے ہوں تو ہمیں ورزش کے زیادہ اور خوبصورت میدان نظر آئیں۔ اب ہم دُعا کر لیتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر تو کچھ ممکن نہیں۔

اجتماعی دُعا کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سلسلہ میں آپ کو ایک رُومال کا تخیّل اور اس کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے چھلّے کا تصوّر دیا تھا۔ چھلّے تو پلاسٹک کے بن گئے ہیں۔ اس میں ہمیں بہت کچھ ریسرچ کرنی پڑی ہے اور بہت تحقیق کرنی پڑی ہے۔ بہت تجربہ کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ جس طرح کا میں چاہتا تھا اس قسم کا چھلّہ بن کر آگیا ہے۔ اور چونکہ یہ پلاسٹک کا ہے اس لیئے اس کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ یہ مہنگا نہ ہو تاکہ ہمارا ہر بچّہ یا اس کے ماں باپ بغیر تکلیف کے خرید سکیں اس کے اُوپر

دو مختلف فقرے

لکھے ہوئے ہیں ایک "اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ" اور دوسرا "اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ" القدرۃ للہ عام نشان ہے ہر احمدی نوجوان کا جو مجلس صحت کا ممبر بنے گا اور "العزۃ للہ" کھیلنے والوں کے قائدین کو عارضی طور پر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک چیز ابھی پوری نہیں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ میں نے کچھ رُومال بنوائے تھے۔ لیکن کپڑا ابھی مجھے اپنی پسند کا نہیں ملا۔ اگر کوئی صاحب کسی جگہ سے ریکاؤنٹر کا رُومال مجھے لا کر دے سکیں تو شاید میں کپڑے کی تعیین کر کے کچھ اور رومال بنوا دوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جون کے آخر تک کم از کم ایک سو احمدی بچوں کو یہ رُومال اور چھلا مہیا کر دیا جائے۔ اور پھر جب چھٹیوں کے بعد سکول وغیرہ لگیں تو اس وقت وہ رُومال اور چھلا جو مجلس صحت کے ممبر ہونے کی نشانی ہے وہ سارے ربوہ کو دے دیا جائے۔ اور پھر کسی وقت ہم ایک جگہ پانچ سو یا ہزار، دو ہزار چھوٹے اور بڑے سب کی پی ٹی کروائیں گے۔ پی ٹی ایک ایسی ورزش ہے جو دماغ میں

اِجتماعی رُوح کا تصوّر

پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ جو اجتماعی حرکات ہیں ان کا میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قانون ایک حسن پیدا کرتی ہے۔ پی ٹی میں بھی ایک ہی وقت میں دو ہزار آدمیوں کے ہاتھ یکساں طور سے اٹھیں اور حرکت کریں تو اس سے بھی ایک حسن پیدا ہوتا ہے۔ پی ٹی کی ورزش میں جو اجتماعی رُوح ہے یہ بڑے پیمانہ پر نظر آتی ہے۔ چھوٹے پیمانہ پر مسجد میں نماز کے وقت ہمیں یہی سکھایا گیا ہے نماز کی حرکات بھی ڈسپلن پیدا کرتی ہیں۔ مگر نہ ہماری ان کی طرف توجہ ہوتی ہے اور نہ ہم ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ نماز میں ہر وقت اور ہر ایک کی اپنی توجّہ ہے۔ لیکن جب غیر آدمی دیکھتا ہے تو وہ اس سے ایک اثر قبول کرتا ہے۔ مگر پی ٹی کرنے والے تو ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ وہ قریباً سبھی ایک دُوسرے کی کم از کم بعض حرکتیں تو ضرور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

پس اجتماعی ورزش کے اندر اپنا ایک حُسن ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بڑا حسین ہے

اُس نے ہر چیز میں حُسن پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اس کے حُسن کو دیکھنے اور اس کی حقیقت کو سمجھنے اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اس حُسن کو اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ہفتہ تحریک جدید

یکم تا ۷ر اکتوبر ۱۹۷۲ء

یکم تا ۷ر اکتوبر کا ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ جماعتیں بہ تعاون مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ پورے اہتمام سے منائیں۔ اس کی اہمیّت خصوصاً نئی نسل پر واضح کریں۔ بقایا جات وصول کریں اور جو اس الٰہی تحریک کے جہاد میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ تمام کی خدمات کو مقبول بنائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

از حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل وکیل الاعلیٰ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۳ ر اگست سالِ رواں میں مندرج "جوامع الکلم" کا یہ اقتباس زمانۂ حال کے مسلمانوں کے حالِ زار کی عکاسی کرتا ہے:۔

"(ایک) دریا پُرسکون ہے۔ اس کے پانی میں روانی نہیں ہے بلکہ ٹھہراؤ ہے ...... (گویا) اس کے پیچھے کوئی ایسی طاقت نہیں جو اس میں روانی اور جوش پیدا کر سکے۔ مسلمان اس دریا کی مانند ہیں جس کی ہردن کا رابطہ اپنے سرچشمہ سے ٹوٹ چکا ہے ...... اور حیرت ہے کہ مسلمان اس کے ٹوٹنے پر راضی ہیں۔" (ص۳)

گویا مسلمان اسلام پر عمل پیرا نہیں اور لازماً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو رہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ پر یہ فضل فرمایا کہ اس نے اس مامور الٰہی کو شناخت کیا۔ ساری دنیا کو آستانۂ الٰہی پر جھکا دینا نہایت کٹھن اور عظیم کام ہے۔ ضروری ہے کہ ہم سب اس کیلئے اپنی اولاد اور اموال اور اوقات کی قربانیوں میں بیحد اضافہ کریں تحریک جدید کی عظیم الشان اور الٰہی تحریک پر پوری طرح کاربند ہونا اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ہر تکلیف بھی برداشت کرنا پڑیں تو بشاشتِ قلب سے برداشت کرنا ہر فرد اور ہر جماعت پر لازم ہے۔ اور اس نہایت ضروری چندہ کی طرف پوری توجہ دلانا عہدہ داران کی ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مرضاتِ الٰہیہ کے حصول کی اور مقبول خدمات کے بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اسلام کیلئے تڑپتی ہوئی ارواح

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

عین نصف النہار کی ہولناک تمازت کے وقت تپتے ہوئے ریگ زاروں میں ایک قطرۂ آب تک سے محروم انسانوں کو تڑپتے ہوئے کوئی شخص دیکھے تو نا ممکن ہے کہ ان کو حیات بخش آبِ زلال مہیا کرنے کے لئے اپنی ساری طاقت اور سارے ممکن ذرائع استعمال میں نہ لے آئے۔

بعینہٖ یہی کیفیت بنی نوعِ انسان کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سایہ سے دور اور اس کی برکات اور افضال سے روحانی رنگ میں مہجور اور ہر آن ان کے قلوب زیادہ سے زیادہ ضلالت سے معمور ہیں۔ امت ... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل تو کیا صاحبِ الرائے قائدینِ ملّتِ اسلامیہ کے نزدیک ان کا مزاج اسلام سے منحرف ہو چکا ہے۔ چنانچہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۲ ر اگست سال رواں کو اس بارے میں جوامع الکلم کا ذیل کا اقتباس پیش کرتا ہے:۔

"اعلیٰ ترین مذہب اپنا جلوہ دکھاتا ہے ...... مگر جب ایسے مذہب کو ان لوگوں سے پالا پڑتا ہے جن کا مزاج اس کے مزاج سے الگ ہوتا ہے تو ایسے مذہب کو ایام گزاری کرنی پڑتی ہے۔ تا آنکہ مزاج شناسوں کی جماعت پیدا ہو اور اسے پھر سے اپنی تاثیر دکھانے کا موقع ملے" (ص۳)

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس امّتِ وسط میں پھر حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں بعثتِ ثانیہ عطا کی۔ آپ نہایت خوش قسمت ہیں اے افرادِ جماعتِ احمدیہ! کہ آپ اس مبارک وجود پر ایمان لائے اور زہے نصیب ان احمدی احباب کا جو ہندوستان کی نصف ارب ارواح کو حیات بخشنے کا سامان کرنے میں سبقت دکھائیں۔ اور ان تڑپتی ہوئی ارواح کو بچانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تحریکِ جدید کا مقصد یہی ہے اور ۳۸ اڑتیس سال سے یہ تحریک جاری ہے۔ اس کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغِ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"

محترم مبلغین معلّمین اور مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ حضرات خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں اس نہایت بابرکت تحریک کو احبابِ جماعت پر واضح کریں۔ اور تحریکِ جدید کے ذریعہ اسلام کو اکنافِ عالم میں جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے اسے بیان کرکے ہر فرد جماعت کو اس قربانی کے لئے آمادہ کریں اور شایانِ شان طور پر ہفتہ تحریکِ جدید منا کر اسے کامیاب کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق ارزاں کرے۔ آمین

خوش قسمت خواتین سلسلہ احمدیہ

از محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کو اپنی خوش بختی پر بجا طور پر ناز ہے۔ کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جیسے امام ہمام نے اسے مسرفانہ باتوں سے روک دیا۔ اور اڑتیس سال سے جماعتِ احمدیہ اور خصوصاً خواتین ان ارشادات پر عامل ہو کر زیادہ سے زیادہ اموال خود بھی اشاعتِ اسلام کی اغراض کے لئے پیش کرتی ہیں اور کمانے والے مردوں کی مدد کرتی ہیں۔ تا وہ بھی بیش از بیش خدمتِ دین کر سکیں۔ مسلمان کیا اور غیر مسلم کیا، تمام ہی مسرفانہ امور سے سخت نالاں ہیں لیکن ان باتوں سے احتراز کرنا ان کے لئے محال ہو رہا ہے۔ چنانچہ جناب سید عزیز الشفیع بی ایس سی سپیشل جج دہلی سابق سیکرٹری وقف بورڈ اپنے ایک مبسوط مضمون میں مسلمانوں کے اسراف اور نیک کاموں میں انفاق سے محرومی پر تاسف کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

"مسلمانوں ... کے نزدیک عید میلاد، شب برات، تعزیہ داری کے موقع پر لاکھوں روپیہ خرچ کرنا اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ شادی بیاہ، عقیقہ اور بچوں سالگرہ اور ختنہ پر بے دریغ روپیہ خرچ کرنا ہمارا ایک مزاج بن چکا ہے ...... مسلمان ... اب صرف روایات اور خاندانی نمود سے چمٹا ہوا ہے۔ اسلام کی روح کو بھول چکا ہے۔ اپنے بزرگوں کی سادہ زندگی اور ایمانداری اور صدق گوئی کی روش کو چھوڑ چکا ہے۔"

(بحوالہ روزنامہ الجمعیۃ ۲۵ ر اگست ۱۹۷۲ء ص۱۳)

جملہ لجنات سے توقع ہے کہ وہ ہفتہ تحریکِ جدید (یکم تا ۷ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) میں کوشش کریں گی کہ

۱۔ جلسے کرکے خصوصاً نئی پود کو تحریکِ جدید کے فوائد سے آگاہ کریں۔

۲۔ کوئی خاتون بقایا دار نہ رہے جن بہنوں کے ذمہ بقایا ہیں ان کے گھروں میں پہنچ کر بقایا وصول کئے جائیں۔ کیونکہ تحریکِ جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔

۳۔ کوئی خاتون ایسی نہ رہے جو اس الٰہی تحریک والے چندے میں شامل نہ ہو

۴۔ لجنات کی عمدہ کارکردگی کا یہ اہم حصہ ہے کہ اس بارے میں اپنی کارگزاری سے لجنہ مرکزیہ کو مطلع کریں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چندہ منارۃ المسیح کے متعلق فرمایا کہ "ان کے نام ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں گے اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی" اور یہ ذکر کرکے فرمایا کہ چندہ تحریکِ جدید بھی ایسا ہی اہم ہے۔

ہماری جماعت کی خواتین نے خدا کے فضل سے ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ یہ تحریک جو بہت ہی اہم ہے اس میں تمام بہنوں کو خود بھی فراخدلی سے حصہ لینا چاہیے اور تمام بچوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ سب کے ساتھ ہو اور مقبول خدماتِ دینیہ کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

آمین

تبرکات

آؤ ہم آج یہ عہد کریں کہ

ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے

ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے

ارشادِ مبارک حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

نے تحریکِ جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ

کام بڑا ہی مشکل ہے

اس میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔ ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کو نہیں مانتا۔ اس کے قائدین نے ایک مرتبہ ساری دنیا میں یہ اعلان کیا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ روحانیت میں اس قسم کے ہیں لیکن آخر ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بندے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے رحیم و کریم کو پہچاننے لگ جائیں اور

اس کے فضلوں کے وارث

بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے یا وہ دنیا سے اس طرح مٹا دیئے جائیں گے جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑی ہونے والی قوموں کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔ انسانی تاریخ نے ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثے کو محفوظ رکھا اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار قومیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے۔ ان میں سے اکثر ایسی ہوں گی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ دنیا سے مٹا دی گئیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق دینا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے

تاریخ انسانی نے

ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر اللہ تعالیٰ کا غضب اُن پر بھڑکا اس کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا۔ اس قوم یعنی روس (Russia) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی انذار کیا ہے کہ اگر تم اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔

پھر یورپ ہے امریکہ ہے۔ اگرچہ یہ اقوام

بحیثیتِ قوم

اس رنگ میں، اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالیٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصہ کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر جزائر کے رہنے والے ہیں ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں۔ یہ سب اقوام اللہ سے دور، اس کے پیار سے محروم ہیں اس لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مشرقِ وسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ان کے اوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے

پیارے خدا عزّاسمہ نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں یہ خوشخبری دی ہے اور آپؑ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ عرب ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دور کی جائیں گی [1]۔ اور اصلاح احوال کے سامان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح اہلِ مکہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیشگوئی دی کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ میں داخل ہو جائیں گے [2]۔ اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے اس بے انصافی کو دور کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں۔ ہم پر

دو قسم کی ذمہ داریاں

عاید کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تاکہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقویٰ پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں جس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتوں سے حصہ پانے والے تھے۔

ہم پر دوسری ذمہ داری یہ عاید کی گئی ہے کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ سے دوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں اُن کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ

اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ایک زندہ رسول ہیں، جن کے روحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں اور خدائے قادر و توانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے اور ہر قسم کی صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور ملیا میٹ اور نابود کر سکتا ہے اس زندہ خدا اور زندہ رسول کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں۔ اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو بھی مدنظر رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں۔ ان کو جگانے اور

بیدار کرنے کی کوشش

کرو۔ اس طرح خواب میں بدمست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سننے کے وہ اہل ہی نہیں اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگرچہ وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے روحانی لحاظ سے اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ تم جاؤ اور ان کو جگاؤ اور بیدار کرو۔ اور ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ۔ اور ان کے دلوں کے سارے اندھیروں کو

اسلام کے نور سے منوّر

کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان کے اندر نیکی اور تقویٰ کا بیج بو دو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے۔

ہم کمزور اور بے بس ضرور ہیں مگر کام بڑا ہی اہم ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ذمہ داری بڑی ہی بھاری ہے جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں [3] جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرہ مٹی میں مل تو جاتا ہے لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا

---

[1] تذکرہ صفحہ ۵۵
[2] نور الحق حصہ دوم (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)
[3] تذکرہ صفحہ ۱۱۴

نفوس نے عطا ہو گا کہ جو اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور

اللہ تعالیٰ کی آواز

کو سن کر اس پر لبیک کہنے والے اور اس پر جان دینے والے ہوں گے اور وہ ایک دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔

پھر آپ نے فرمایا ہے کہ ہندو مذہب کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہو گا[۱]۔ ہندو قومیں جو نہ صرف بھارت میں بلکہ بڑی Minorities (اقلیتوں) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث

ہوں گی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں
اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں
اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی
مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا"[۲]

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خدا سے قائم کرنا اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا یہ ہے وہ ذمہ داری جو ہم پر عاید کی گئی ہے۔

پھر انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

سفید پرندے

پکڑ رہے ہیں[۳]

پس ساری دنیا ہی اقتدائی گند میں مبتلا ہے مثلاً روس ہے وہاں کے بڑے رہنماؤں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعوے کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے (نعوذ باللہ) پھر یورپ ہے کہ بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ انگلستان کے یہ سفید پرندے الٰہی نور کے ... سے بے حد غافل ہیں ان کا ظاہری سفیدی پر ... بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل اور روح پر اللہ تعالیٰ نے نور کس قدر

---

[۱] تذکرہ صفحہ ۳۰۲ [۲] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶
[۳] تذکرہ صفحہ ۱۸۹

منور بنایا تھا لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا جنہوں نے ان کے نور کو ان کے ماحول سے باہر نکال دیا۔ اور وہ روحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں

پس روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یورپ و امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ ان

اعمالِ صالحہ کو بجا لائیں

جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاح احوال کا سامان پیدا کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکّہ کے مکینوں کو تا در و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور اس انذار اور ان ذمہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے ان کو بھی ہم نے

ہوشیار اور بیدار

کرنا ہے۔

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کرنا ہے وہ جماعت احمدیہ نے کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ دنیا اسباب کی دنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کر دیں۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ساری دنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا تو اس کے مقابل پر جب شیطان نے اپنی میان سے تلوار کو نکالا تاکہ مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور اسلام کو مٹا دے تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کے لئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے ربّ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا انہوں نے

خوشی اور بشاشت کے ساتھ

اپنی گردنیں اس طرح آگے رکھ دیں جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نگاہ کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دیئے اور اسلام کے غلبہ کے بھی سامان پیدا کر

دیئے۔ لیکن

آج تلوار کا زمانہ نہیں ہے

آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا، جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے"
(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

اسی طرح ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں :-

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا کے پیشوا ہوں گے) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس میں نلائی کرنے کے لئے

قربانی آپ نے دینی ہے

آسمان سے فرشتوں نے اتر کر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں اپنی جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر تم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تاکہ ساری دنیا میں اسلام کے مبلغ پہنچیں اور وہاں

اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت کے جو زبردست دلائل دیئے ہیں وہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (جیسا کہ اب بھی بعض سے یہی

سلوک ہو رہا ہے) ان کے ذریعہ سے فضل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے۔ جہاں بھی اس نیت کے ساتھ ایک احمدی پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کن نظارے دیکھے ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کے دلوں میں

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق پیدا کرتا ہے

پس تخم تو بویا گیا۔ یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہو گا۔ لیکن اس تخم کی نشوونما کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے اس کو ہم نے پیش کرنا اور مہیا کرنا ہے۔

غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس آؤ

ہم آج یہ عہد کریں

کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے ربّ کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے۔ تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں، اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں ہماری یہ خواہش پوری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

انتہائی قربانیاں

دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھا لے۔

اَللّٰھُمَّ آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ اخا ۱۳۴۸ ہش)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

باجماعت نمازیں مسجد مبارک سے ملحقہ کمرہ میں ادا کر رہی ہیں۔ ان کی صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔ اور ازیں آپ مقامی طور پر لجنہ اماء اللہ کے علمی کام کا جائزہ شاہدہ کر رہی ہیں۔

کل مورخہ ۸ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی جانب سے ان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ کسی اشاعت میں شائع ہو گی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سفر و حضر میں ہر طرح ہماری آپا جان کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کا یہ سفر بابرکت ہو۔ آمین

تحریکِ جدید کی برکات

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالےٰ عنہ

غالباً ۱۹۳۴ء کا سال تھا جب کہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف ایک وسیع فتنہ کھڑا کر کے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں خطرناک آگ بھڑکا رکھی تھی۔ اور یہ لوگ بار بار خود مرکز سلسلہ قادیان میں جا کر سلسلہ کے خلاف ہر قسم کا فساد برپا کرنے اور لوگوں میں خطرناک غلط فہمیاں پھیلانے اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف اکسانے میں مصروف تھے۔ ایسے وقت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا کہ گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبت ناک طوفان میں گھری ہے اور اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے سر پر تھا اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روح القدس کے ساتھ تائید فرمائی اور آپ نے وحی خفی کے ماتحت احرار کے فتنہ کے متعلق اعلان فرمایا کہ :-

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں"

اس کے ساتھ ہی ظاہری تدبیر کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دل میں ایک نیا نظام بھی القا کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ یہ نظام تحریک جدید سے موسوم ہے۔

اس نظام کی بہت سی شاخیں تھیں۔ جو بعض تبلیغ کے ساتھ اور بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کو چلانے کے لئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی تھی جو آجکل چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے۔ اس چندہ کے ذریعہ جماعت کے استحکام کے تعلق میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں لیکن اس چندے کا سب سے بڑا مصرف بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ ہے۔ اور آج خدا کے فضل سے یہ تبلیغ اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ چوبیس (۲۴) بیرونی ممالک میں جن میں اکثر عیسائی اور مشرک ممالک ہیں چونسٹھ (۶۴) تبلیغی مرکز اسی چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جن میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے اس نظام کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں اسی طرح تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک میں اس وقت تک بارہ (۱۲) مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور دس (۱۰) مختلف زبانوں میں **قرآن مجید** کا ترجمہ بھی چھپ کر شائع ہو چکا یا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس پر کوئی بڑی سے بڑی قوم اور بڑی سے بڑی اسلامی حکومت بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو جس کے اکثر افراد غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس **عظیم الشان کام** کی توفیق دی اور اسے پروان چڑھایا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے مبارک چندہ سے ایک وسیع زرعی جائداد بھی خریدی گئی ہے۔ تاکہ وہ اس کام کے لئے ایک مستقل آمد کا ذریعہ بن سکے۔ چنانچہ تحریک جدید کے بھاری بجٹ میں اس اراضی کی معقول آمد بھی شامل ہوتی ہے۔

شروع شروع میں تحریک جدید کا چندہ عارضی اور وقتی اور محدود قسم کا سمجھا گیا تھا مگر اب اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہو چکی ہے کہ کم از کم جہاں تک اسلام کی بیرونی تبلیغ کا سوال ہے یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور گو یہ چندہ ابھی تک جماعت کے افراد پر لازمی نہیں قرار دیا گیا۔ مگر جماعت کے ہزاروں افراد نے جس خوشی اور للہیت اور قربانی کی روح کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے اور یہ چندہ جماعت کے دوسرے چندوں کے علاوہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جن دوستوں نے تحریک جدید کے چندہ میں دلی اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی ہے، ان کا نام نہ صرف اس دنیا کے آخری دور تک بلکہ بعد الموت بھی انشاء اللہ تعالےٰ دین کے خاص خدمتگزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گی۔

جن بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عملاً آزاد دنیا کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ جزائر غرب الہند۔ مغربی جرمنی ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن سپین۔ لبنان شام۔ مشرقی افریقہ میں کینیا۔ ٹانگانیکا یوگنڈا۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا۔ غانا سیرالیون۔ لائبیریا۔ ماریشس۔ ہندوستان ملایا۔ انڈونیشیا بورنیو وغیرہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمات بجا لا رہے ہیں اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر۔ اور لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ وہ کام ہے جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ اور یہ وہ کام ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے مغربی ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ بیشک یورپ اور امریکہ میں تعداد کے لحاظ سے ابھی تک نو مسلم تھوڑے ہیں۔ مگر ان ممالک کے خیالات میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی ممالک جو آج سے پچیس تیس سال پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے اب قدر اور حق جوئی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا نظریہ جرح و تنقید سے بدل کر قدر شناسی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک میں تو خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بڑی کامیابی ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی افریقہ کے ایک کٹر مسیحی نے حال ہی میں یہ لکھا ہے کہ اب مغربی افریقہ میں مسیحیت کو اسلام کے مقابلہ پر فتح اور غلبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔

یہ سب برکات یقیناً خدا کے خاص فضل و رحمت کا ثمرہ ہیں۔ مگر ظاہر میں اس کا ذریعہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا اور مبارک ہوں گے وہ لوگ جو آئندہ اس چندہ میں حصہ لیں گے اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر لیں گے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں جو دیگر تربیتی اور تنظیمی اصلاحات ہوئی ہیں ان کے ذکر کو میں اس جگہ ترک کرتا ہوں۔ اور اپنے اس دیباچہ کو اس مختصر سی بات پر ختم کرتا ہوں کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خدا کی زبردست تقدیر حرکت میں ہے اس لئے یہ کام بہرحال ہو کر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے ؎

قوت ایں اجر نصرت راہ بندت اے اخی ورنہ
تغماء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مرزا بشیر احمد ربوہ

ضروری نوٹ :- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ دیباچہ کتاب "پانچ ہزاری مجاہدین" سے ماخوذ ہے جو آج سے چودہ سال قبل شائع ہوئی تھی ان چودہ سالوں میں تبلیغ احمدیت کے دائرہ میں غیر معمولی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ اور بیشمار نئے تبلیغی مراکز کھلنے کے علاوہ سینکڑوں نئی مساجد بیرونی ممالک میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور تحریک جدید کے نظام نے تبلیغی میدان میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

الحمد للہ

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحتمند مسلمان کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ البتہ جو دوست بیمار ہو یا ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں اس طرح ان کی طرف سے درویشوں کی مدد بھی ہو جائے گی اور فدیہ بھی ان کی ایک خاص نیکی ادا بھی ہو جائے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ داروں کو اپنی استطاعت کے مطابق سنت نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان کی برکات سے متمتع فرمائے

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تحریکِ جدید کی اہمیت اور ضرورت

تحریکِ جدید خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے

ذیل میں سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ مبارک کلمات دئے جاتے ہیں جو حضورؓ نے اس تحریک کی ضرورت پر ارشاد فرمائے۔ جماعتِ احمدیہ کے سابقون الاولون نے حضورؓ کی اس آواز پر جس شان سے لبیک کہا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ نہ ان ارشادات کو پڑھ کر اور سابقون کے نمونے کو دیکھ کر اشاعتِ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں الہام کرے اور انہیں توفیق دے کہ وہ مومن کے شایانِ شان قربانیاں کریں اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریکِ جدید خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

فرمایا:۔

"یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کرنے والوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتا ہے ... پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں ان کی بدنصیبی ہوگی پس ہر شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔"

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو! تحریکِ جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضلِ خدا تحریکِ جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا اس لئے کہ تحریکِ جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو تبلیغِ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

حضورؓ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا "تحریک جدید" کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بیشک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی

یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ... ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جن کے دل پر مرض ہو ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے کہ کھانے کو ملتا نہیں چندے کہاں سے دیں لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی یہی کہے گا کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہ وہی ہیں جن کے دل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔"

اللہ تعالیٰ کے محبوب و موعود خلیفہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جہاں تک تحریکِ جدید کے کاموں کو چلانے کا تعلق ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔

میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نصف سے زیادہ دوستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کی توفیق دے رہا ہے۔ اور جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی ان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہیئے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں کو دور کر دے۔ کمزوریوں کو دور کر دے اور قربانیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رہے کوئی مومن مردود ہوا کرتا نہیں کرتا۔ مومن ایک ہی بات جانتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کر کے اس دنیا سے گزر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق قبول کرنا ہوگا۔

اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پکار رہے ہیں کہ اے مردو! ! ! آؤ اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں کہ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقع نہیں ملے گا جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں سمجھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ یعنی وہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپؑ کے کام کو مضبوط کرنے کے لئے، اور اشاعتِ احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر، جو نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے۔

پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے ... تحریکِ جدید میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔

تحریکِ جدید — اور — اس کی بے مثال کامیابی

از مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۴ء میں ایسے ناساعد حالات میں جماعت سے ایک بہت بڑی اور اہم قربانی کا مطالبہ کیا جب کہ مجلس احرار اپنے انتہائی جوبن پر تھی۔ احرار نے اپنی طاقت تعداد اور وسائل کے بل بوتے پر اپنے یہ عزائم پختہ کر لئے تھے کہ خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے اس پودے کو اپنے ہاتھ سے اکھاڑ کر پھینک دیں گے۔ وہ لوگ ہر وقت جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے خلاف زہر افشانی، الزام تراشی وغیرہ کا بازار گرم رکھتے تھے۔ اور عوام کے جذبات کو بھڑکانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ حکومت وقت کی طرف سے پشت پناہی نے مجلس احرار کو کچھ زیادہ ہی دلیر بنا دیا تھا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس خطرناک دور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۴ء)

خلاصہ مطالبات تحریکِ جدید

اسی طرح کے چند اور تعارفی خطبات کے بعد حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت سے ۱۹ انیس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا جو کہ جماعت میں "مطالباتِ تحریکِ جدید" کے نام سے معروف ہیں۔ اس کے بعد ۸ مزید قسم کی قربانیوں کا اضافہ فرمایا۔ ان تمام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ تا وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ ہو جائے۔"

(از خطبہ جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء)

ان اقتباسات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رض کا ان قربانیوں سے کیا مقصد تھا۔ اور آپ جماعت کے اندر کس قسم کی روح پھونکنا چاہتے تھے۔ ایک اور مقام پر تحریکِ جدید کی غرض بیان کرتے ہوئے حضور رض فرماتے ہیں :-

"پس جہاں تحریکِ جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریکِ جدید کی ایک اہم غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے تا کہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں، اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ اگر سب لوگ تنور کے اردگرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کے لئے میسر نہیں آ سکیں گے۔ یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ترقی کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے خوشی میں بھی جاری رہتا ہے غمی میں بھی جاری رہتا ہے"

ان مطالبات کے علاوہ سب سے بڑا اور اہم مقصد تحریکِ جدید کا یہ تھا کہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے کام کو وسعت دی جائے اور وہ الٰہی پیغام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے توسط سے دنیا کی ہدایت کے لئے آیا تھا اس کو از سر نو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیا جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"تحریکِ جدید احیاء اسلام کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نیا کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریکِ جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

چنانچہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور اس کے محبوب بندے کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ تحریکِ جدید نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور اس کے ذریعہ اکناف عالم میں احمدیہ تبلیغی مشنز قائم ہوئے جو کہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ لنڈن۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ مشرقی و مغربی افریقہ اور ماریشس فجی وغیرہ میں سینکڑوں مساجد تیار ہوئیں۔ قرآن کریم کے تراجم انگریزی، سواحیلی۔ ڈچ۔ انڈونیشین وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ سندھی اور گورمکھی کے تراجم بھی خدا کے فضل سے مکمل ہو چکے ہیں۔ اور اسی تحریکِ جدید کے ذریعہ تبلیغی میدان میں احمدی مبلغین اور مبشرین کو بے مثال کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور عیسائیت اپنے وسیع وسائل و اسباب کے باوجود احمدی مبشرین کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور عیسائیت کے منّاد اپنی پسپائی کا اقرار ان الفاظ میں کر رہے ہیں :

"اسلام مغربی افریقہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے ...... یہ مذہب آخر کار تمام علاقہ کو اپنی آغوش میں لے لیگا"

(نیو یارک ٹائمز ۲۶ مئی ۱۹۵۳ء)

اور اعتراف کر رہے ہیں :-

"یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ بھی اسی خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی جا رہی ہے اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا جھنڈا ابھرے گا یا صلیب کا۔"

(Christ or Muhammad)

الغرض تحریکِ جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا کام بخوبی سرانجام پا رہا ہے۔ چنانچہ اسی پیغام کو پہنچانے کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے تحریکِ جدید کے اس مطالبہ کو کہ

"تحریکِ جدید اسلام کے احیاء کا نام ہے"

پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے موعود خلیفہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ کے دورہ کا عزم فرمایا۔ حضور انور کے اس تاریخی سفر نے ایک طرف تو لاکھوں احمدیوں کے لئے آب حیات کا کام دیا تو دوسری طرف عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ثابت ہوا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب جماعت احمدیہ کے سامنے ہمیں مستقل ہزیمت کا سامنا کرنا پڑیگا۔

حضور نے اس سفر میں ممالک نائیجیریا۔ غانا۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ۔ گیمبیا اور سیرالیون کے عوام و خواص اور خاص کر حکمران طبقہ کو اسلام کا محبت بھرا پیغام اس انداز میں پہنچایا کہ ان کے قلوب اسلام کی برتری کے قائل ہو گئے۔ حضور اقدس نے نائیجیریا کے صدر مملکت میجر جنرل یعقوب گوون۔ غانا کے صدارتی کمیشن کے صدر بریگیڈیر اے۔ اے۔ افریفا۔ لائبیریا کے صدر ٹب مین۔ گیمبیا کے صدر داؤد جوارا سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل بنجا تیجانسی کے علاوہ ہزار ہا پیراماؤنٹ چیفس اور دیگر سرکردہ شخصیتوں سے ملاقات فرمائی اور تبلیغ حق کی۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ کے اس تاریخی دورے میں صدہا لوگ اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ حضور پرنور نے ایک درجن سے زاید مساجد و مراکز کا افتتاح فرمایا اور ان کی روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے شفاخانے (مشنز اور مساجد) کھولنے کے علاوہ ان کی جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کھولنے کا ایک وسیع پروگرام مرتب فرمایا۔

پس تحریکِ جدید ہر پہلو سے بے مثال طور پر کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ آج جماعت کا بچہ بچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ جو لوگ سینما تھیٹر وغیرہ میں جا کر پیسہ ضائع کرتے تھے متنوع کھانا کھاتے تھے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہ تھی لباس اور زیورات میں بہت سا روپیہ ضائع کر دیتے تھے آج محض خدا کے فضل سے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک تحریک پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ایسے تبدیل ہو چکے ہیں کہ اسی پیسہ کو وہ جماعتی کاموں

پیش صرف کرتے ہیں اور چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"پس روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدی مسلمانوں کے پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یورپ اور امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ ان اعمال صالحہ کو بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی رضا اور اس کے فضل کو جاذب کرنے والے ہیں یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مغرب ممالک میں اصلاح احوال کے سامان پیدا کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکہ کے مکینوں کو فادخلوا فی دین اللہ افواجا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا، یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج ہی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ ر اخاء ۱۳۴۵ ہش)

ظاہر ہے کہ یہ کام بغیر مالی قربانی کے نہیں ہو سکتے اور جب تک اپنے ذاتی اخراجات کو کم کرکے سلسلہ کی ضروریات کو مقدم نہ کیا جائے اس وقت تک خلیفۂ وقت کی جو خواہشات ہم سے وابستہ ہیں پایہ تکمیل تک نہیں پہونچ

تحریک جدید پانچ ہزاری مجاہدین کا مستقل اعزاز

تحریک جدید کے چندہ سے تبلیغ کے لئے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کرکے ان کی فہرستیں بنائی جائیں۔ ایک وہ جنہوں نے دس سال تک چندہ تحریک کے مطابق دیا۔ (پھر یہ انیسویں سال تک ممتد کر دیا گیا تھا) دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سے بڑھ کر چندہ دیا (جو بعد ازاں انیس سال تک بڑھا دیا گیا تھا) ... ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کرکے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔

(اقتباس از کتاب پانچہزاری مجاہدین صفحہ ۳۳)

سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۱)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ خدمت اسلام اور تبلیغ حق ہم سے کتنی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ہمت و طاقت بخشے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو باحسن ادا کر سکیں۔ اور اپنے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود کی اس پیاری یادگار "تحریک جدید" پر بے ساختہ کہہ سکیں کہ

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

ہم "ہفتہ تحریک جدید" منا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس ہفتہ کو اس کی شان کے مطابق منائیں اور کوشش کریں کہ کسی جماعت کا کوئی فرد اس میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے اور اس کے ساتھ جائزہ بھی لیں کہ کوئی فرد ادائیگی چندہ کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر اسے قبول فرما کر اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کے غلبہ کا دن دیکھ لیں

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام
ادب و احترام سے
اسلام کی تاریخ میں
ہمیشہ زندہ رہے گا

آگے آؤ ۔ آگے آؤ

از مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید قادیان

مذہبی دنیا میں جس قدر اضطراب اور ہلچل اس زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اس سے قبل ایسی حالت گزشتہ زمانہ میں پیدا نہیں ہوئی اس کا اندازہ آپ اخبارات اور حالات پیش آمدہ سے بخوبی کر سکتے ہیں۔ پس اگر کسی بزرگ نے کوئی اندازہ کرکے اس کا کوئی علاج بتایا ہو تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور عقلمند شخص وہی ہوتا ہے جو موقع سے فائدہ اٹھائے۔ اس غرض کے لئے ہمیں کسی قسم کی جدوجہد کے لئے پریشانی کی ضرورت نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کو خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کیا ہے اور اب وہ اپنے نمائندگان (خلفاء) کے ذریعہ سے رہنمائی فرما رہا ہے ۱۹۳۴ء میں جب حالات اس قسم کے پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے تحریک جدید کا اجراء کروا دیا اور اس کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی قیادت میں حالات کا مقابلہ کرکے روحانی بیماروں کا علاج شروع کیا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے سے مریض شفایاب ہو کر عباد اللہ میں شامل ہو رہے ہیں اب پھر ۱۹۶۵ء سے حالات اس قسم کے پیدا ہو رہے ہیں کہ روحانی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے جیسا کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء میں فرمایا ہے:۔

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم ہیں۔ کیونکہ روحانی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوگی۔ وہ افریقہ میں ہوں گی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں۔ لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ زمانہ دور نہیں کہ جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی اور وہاں کی حکومت احمدیوں کے ہاتھ میں ہوگی"

(الفضل ۹ر جون ۱۹۶۶ء)

اس کے بعد حالات کا مزید جائزہ لینے کیلئے یورپین ممالک کا دورہ کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام کے لئے بڑے نازک ہیں یہ زمانہ ہمارے لئے بھی انتہائی نازک ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے۔ اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پر جا کر لا رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے۔ جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۳ر نومبر ۱۹۶۷ء)

بعدہٗ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقی ممالک کا ایک دورہ فرما کر جائزہ لیا اور ۸ر مئی ۱۹۷۰ء کو سیرالیون میں اعلان فرمایا:

"میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ مادی نقطہ نظر سے یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو بظاہر یہ ناممکن ممکن ہو کر رہے گا"

(بدر ۱۴ر جون ۱۹۷۰ء)

نسخہ ہمارے سامنے ہے صرف کوشش اور ہمت سے آگے بڑھ کر کام لینے کی ضرورت ہے اگر ہم لوگ بروقت اپنی تدابیر دعائیں اور اموال خرچ کریں تو یہ موقع ہے ان روحانی بیماریوں کا بروقت علاج کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء کامل حاصل کرنے میں ان اقوام کی مدد کر سکتے ہیں۔ لوہا اس وقت گرم ہے صرف موقع سے فائدہ اٹھا کر حسب منشاء الٰہی اس کو ڈھالنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمارا امام ہمیں آگے آنے کی دعوت دے رہا ہے اور تحریک جدید ایک ایسا صیغہ ہے جس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرکے ہم اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ اب جبکہ وکالت مال کی طرف سے خصوصی پروگرام ہے

تہذیب جدید اور تحریک جدید

از عزیز بشارت احمد صاحب حیدر قادیانی

موجودہ زمانہ اخلاق فاضلہ کو پس پشت ڈال کر مادہ پرستی کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ موجودہ وقت میں مغربی اقوام نے جو ترقی کی ہے کیا بلحاظ اختراعات و ایجادات کے اور کیا بلحاظ دولت و ثروت کے اور کیا بلحاظ غلبہ و حکومت کے وہ ترقی کا زمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہی چیز ایشیائی پست اقوام کے لئے مشعل راہ بن رہی ہے۔ اور وہ یہ سمجھ رہی ہیں ان کو ترقی کی منزل بھی مغربیت کے نقش قدم پر چل کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ان ایشیائی اقوام کے افراد موجودہ زمانہ میں مغربی اقوام کی ترقی کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں اور خود بھی ان جیسا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن اس امر پر غور نہیں کرتے کہ کیا مغربی اقوام کی ترقی، ترقی کہلانے کی مستحق بھی ہے یا نہیں؟ کہیں ان کی تعمیر تخریب کے مترادف تو نہیں۔ اور کیا یہ تہذیب بنی نوع انسان کی فلاح کا موجب ہو سکتی ہے

یہ ہیں آج کی تہذیب کے چند غور طلب امور ان پست اور کوتاہ ہمت اقوام کے لئے جو مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کر کے ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کی امنگیں اپنے دل میں رکھتی ہیں۔

اگر مغربی تہذیب کا ان امور کی روشنی میں بغور مطالعہ کیا جائے تو حقیقت بے نقاب ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ وہ اس قدر بھیانک اور گھناؤنی ہے کہ سوائے وحشت اور بربریت کے اس میں فلاح کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ مغربی اقوام ایجادات کو جس رنگ میں استعمال کر رہی ہیں وہ بنی نوع انسان کی تباہی کا موجب ہو رہی ہیں۔ قومیت اور وطنیت کی جڑوں کو اس طرح مضبوط کیا جا رہا ہے کہ مخلوق خدا ہمیشہ ہمیش کے لئے مختلف قبیلوں میں تقسیم ہو کر بات بات پر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ کیا اسی کا نام ترقی ہے؟ کیا یہی تہذیب ہے جس کو ہم نے اپنانا ہے۔ ایک طرف ایک ملک امن کے نام پر دنیا کو دعوت امن دے رہا ہے اور دوسری طرف بربریت کا وہ مظاہرہ کر رہا ہے کہ ان واقعات کو پڑھ کر روح بھی کانپ اٹھتی ہے ایک طرف امن کا پیغام ہے دوسری طرف ایسے مہلک ہتھیار تیار ہو رہے ہیں جن سے دنیا کی تباہی یقینی نظر آتی ہے۔ یہ تو مغربی اقوام کے ایک پہلو کا مختصر سا خاکہ ہے

آئیے اب دوسرے پہلو کو بھی دیکھیں کہ مال و ثروت کی وجہ سے مغربی اقوام نے خوش طبعی کے لئے ایسے ایسے طریقے اختیار کر لئے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ایک شریف النفس انسان کی ضمیر اس بات کو برداشت نہیں کرتی کہ اس کی لخت جگر کلبوں کی رونق بنے۔ اور محفلوں میں لوگوں کے دل بہلانے کا موجب ہو۔ اور غیر مردوں کی باہوں میں باہیں ڈال کر چلے۔!

کیا اسی تہذیب کو ہم نے اپنانا ہے؟ یہیں تک بس نہیں مال و ثروت کے نشہ میں چور مغربی اقوام عریانیت کا وہ مظاہرہ کر رہی ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ اس کی ایک جھلک ہمیں ہپی ازم میں نظر آتی ہے کہ ہپی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر شارع عام پر بے حیائی کے ایسے مظاہرے کرتے رہتے ہیں کہ جس سے انسانیت شرمندہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہ مغربی اقوام نے اپنائی ہیں۔ اور اس میں وہ فخر محسوس کرتی ہیں اس تہذیب کو آج مشرقی اقوام بھی اپنا رہی ہیں اور اس میں راحت اور خوشی محسوس کرتی ہیں

مغربی تہذیب کی سب سے بڑی خرابی لامذہبیت کی وجہ سے ہے۔ اور اہل مغرب کا مذہب سے دور ہونا ہی ان کی تہذیب کے لئے روگ بنا ہوا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام اور ابدی قانون سے بے نیاز ہو کر اپنی عقل سے دنیا میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اہل مغرب لاکھ زور لگا لیں۔ مذہب کو چھوڑ کر وہ کسی صورت میں بھی لوگوں کے قلوب پر فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ دنیا کو فتح کرنے کے لئے جتنے قوانین چاہیں مرتب کر لیں لیکن وہ سب بے سود اور لاحاصل رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ روحانی نظام کے مقابلہ پر ایک ذرہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ موجودہ الحاد اور لامذہبیت کے زمانہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی وہ اعلیٰ ترین مذہب ہے جو انسان میں اخلاق فاضلہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور موجودہ تہذیب نو جو تہذیب بد کہلانے کی مستحق ہے اس کی خرابیوں کو دور کر سکتا ہے۔

آئیے اب موجودہ الحاد اور بے دینی کے دور میں دیکھیں کہ کس طرح ہم تہذیب جدید کو ختم کر سکتے ہیں۔

تحریک جدید کے جملہ مطالبات اور اس کی تمام ہدایات دراصل اسلامی تعلیم کا ایک مکمل لائحہ عمل اور جامع خاکہ ہے جو موجودہ زمانے کے تقاضوں کے ماتحت اور خدا تعالیٰ کی تقدیر کے ماتحت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے نظام وصیت کی تکمیل کے مقدمۃ کے سامنے پیش کر کے ایک بہت بڑا احسان ہم پر فرمایا ہے۔

تحریک جدید کا مقصد ہی یہی تھا کہ اس تہذیب بد کو دنیا سے ختم کر دیا جائے اور ایک ایسی تہذیب دنیا میں قائم کر دی جائے جو اخلاق فاضلہ کی مظہر ہو۔ وہ تہذیب جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سکھائی۔ آج پھر ہم نے اس تہذیب کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے تا کہ دنیا امن اور سلامتی کا سانس لے سکے۔

اس تہذیب کو پھیلانے کے لئے ہمیں ایٹم بم کی ضرورت نہیں۔ ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہم نے جنگ کے ذریعہ یہ روحانی تہذیب جو اخلاق فاضلہ پر مشتمل ہے نہیں پھیلانی بلکہ ہم نے لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔ ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ جس تہذیب کو تم اچھا سمجھ رہے ہو جس تہذیب پر تم خوش ہو وہ تہذیب تہذیب نہیں ہے۔ بلکہ اصل تہذیب وہ ہے جو آج ہم پیش کر رہے ہیں۔ جس کا ایک کرشمہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل عرب میں ظاہر ہو چکا ہے اس کو تم اپناؤ تو یقیناً دنیا میں ترقی کر سکتے ہو اس کے لئے ہمیں مال کی ضرورت ہے ہمیں جانیں قربان کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کے کونے کونے تک ہم پہنچ جائیں جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔"

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ۲۷ مطالبات جماعت کے سامنے پیش فرما کر ہم پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا کہ ایک غریب سے غریب احمدی بھی اپنے اخراجات میں کفایت کر کے اس مالی جہاد میں حصہ لے سکے۔

تحریک جدید کے مطالبات میں سے سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے جس کے تحت سادہ کھانا سادہ پہننا۔ زیورات میں کمی۔ علاج میں سادگی۔ آرائش و زیبائش سے بچنا۔ غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی کا طریق اختیار کر لینا۔ تا کہ ہر مخلص احمدی کی زندگی دنیا کے لوگوں کے لئے نمونہ بن سکے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہؓ کی تھی اور ان کو سادگی کی عادت ڈالوں۔ مغربی تمدن کے اثرات اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ جانی اور مالی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے۔ ہر ایک احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔"

پھر حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔ اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے"

تحریک جدید کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت سے سادہ زندگی کا جو مطالبہ فرمایا تھا موجودہ زمانے میں ہم نے بھی اس کی اہمیت کو دیکھ لیا کہ مختلف حکومتیں اس کی ضرورت کو کس شدت کے ساتھ محسوس کر رہی ہیں۔ آج ہمارے ملک میں بھی بعض چیزوں کی کمی کی وجہ سے یہ زور دیا جا رہا ہے کہ ان اشیاء کا استعمال کم کریں۔ جو کہ مل نہ سکتی ہوں۔ یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ نے کافی حد تک اپنے مقدس امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق [illegible] زندگی کا [illegible] ہو کر اس کے بہترین نتائج [illegible] سے دیکھ [illegible] ہے۔ اس کے نتیجہ میں جماعت کے افراد میں غیر معمولی ایثار اور قربانی کی ہمت پیدا ہو گئی ہے۔

اور جماعت کے غریب طبقہ کے افراد نے اپنے ذاتی اخراجات میں کفایت کر کے تبلیغی اور دینی ضروریات کے لئے مالی قربانی میں حصہ لے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے ذریعہ حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک مطالبہ جماعت سے وقف زندگی کا بھی کیا تھا تا کہ جماعت کے نوجوانوں کو دینی تعلیم سکھا کر دنیا کے کونے کونے تک بھیجیں اور ان کے ذریعہ اس تہذیب بد کو دنیا سے نیست و نابود کر دیں جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح ہر احمدی پر چندہ دینا لازم کر دیا ہے اسی طرح نسبۃً یہ لازم کرے کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کرے گا۔"

اس تحریک کے خوش کن نتائج کو بچشم خود ہم نے دیکھا کہ ہماری جماعت کے [illegible] نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے آج دنیا کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں (باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

وصیتیں

وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع دیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۷۱ ۔ میں بشیر احمد ولد مکرم مومن حسین صاحب مرحوم قوم شیخ احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (ریٹائرڈ) عمر ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:—

میری ماہوار آمد کا نوے روپے ہے جو بطور پنشن ... اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں ۔ اور تا زیست انشاء اللہ اس رقم کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کرتا رہوں گا ۔ علاوہ ازیں میری آبائی جائداد غیر منقولہ و غیر رجسٹری شدہ اراضی بھی ہے ۔ جو چار صد گز پر مشتمل سعید آباد میں ہی واقع ہے ۔ اس کی موجودہ قیمت چار ہزار روپیہ بنتی ہے ۔ اس کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں ۔ زمین غیر مزروعہ اور غیر مسکونہ ہے ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو کروں گا ۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں

العبد بشیر احمد ۲/۶/۷۲　گواہ شد عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ　گواہ شد احمد حسین برادر موصی

وصیت نمبر ۱۳۸۷۲ ۔ میں صغریٰ بیگم زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب قوم شیخ احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:—

میری اس وقت جائداد مکوئی مکان غیر منقولہ ہے جس کی قیمت اس وقت دو ہزار پانصد روپے (۲۵۰۰) ہے ۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپے زر مہر میرے شوہر مکرم بشیر احمد صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ نیز شرط اول کے طور پر اس وقت مبلغ ایک روپیہ اور اعلان وصیت کے لئے چار روپے ادا کرتی ہوں ۔

الامۃ صغریٰ بیگم　گواہ شد بشیر احمد شوہر موصیہ ۲/۶/۷۲　گواہ شد عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ ۲/۶/۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۷۳ ۔ میں کے پی اتین ولد کنجی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۹ء ساکن کل کلم ڈاکخانہ کردلائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:—

اس وقت میری غیر منقولہ جائداد البتہ اڑھائی ہزار روپیہ ہے ۔ اور منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس وقت میری آمد بطور معلم وقف جدید مبلغ ۹۰ روپیہ ماہوار ہے ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ ربنا تقبل منا

العبد کے پی اتین　گواہ شد محمد فاروقی متعلم مدرسہ احمدیہ　گواہ شد فرید احمد کارکن وقف جدید

تفصیل جائداد غیر منقولہ ایک ایکڑ زرعی زمین ہے ۔ اس میں کچھ ناریل کا درخت لگایا ہے ابھی چھوٹا ہے پھل نہیں دیتا زمین ہے ابھی کوئی آمد نہیں ہے ۔ یہ زرعی زمین کل کلم میں ہے ۔ زمین کے نمبرات مجھے معلوم نہیں : کے پی اتین

وصیت نمبر ۱۳۸۷۴ ۔ میں میر عبد الرحمن ولد میر غلام رسول صاحب قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ منقولہ جائداد ایک رسٹ واچ ہے جس کی قیمت مبلغ ایک صد روپیہ ہے ۔ میں اس وقت ایک عارضی ملازمت کر رہا ہوں جس میں میری آمدنی بھی غیر معین ہے ۔ میں اپنی اوپر لکھی ہوئی جائداد مبلغ ایک سو روپیہ کی اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میری وفات پر جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہوگی ۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ اپنی حیات میں اگر میں بھی جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فراہم کرتا رہوں گا اور اپنی تمام جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ ربنا تقبل منا

العبد میر عبد الرحمن بقلم خود ۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

گواہ شد ... الاسلام ٹاک موصی نمبر ... ساکنہ یاڑی پورہ

نوٹ:— دس روپے یومیہ آمد تقریباً ہے

وصیت نمبر ۱۳۸۷۵ ۔ میں امۃ الرحمن بانو زوجہ میر عبد الرحمن صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:—

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ منقولہ جائداد جو میرے پاس ہے مندرجہ ذیل ہے (۱) کرے دو عدد طلائی قیمت ۵۰۰ روپے (۲) انگوٹھی تین عدد طلائی قیمت ۲۰۰ روپے (۳) بندے دو عدد طلائی قیمت ۲۵۰ روپیہ (۴) کڑا ایک عدد چاندی قیمت ۳۰ روپیہ (۵) رسٹ واچ ایک عدد قیمت ۹۰ روپیہ ۔ کل میزان ۹۲۰ روپے ۔ اس کے علاوہ حق مہر مبلغ پندرہ صد روپے ہیں جو بذمہ شوہر ابھی واجب الادا ہیں ۔ کل جائداد مندرجہ بالا مع حق مہر ۹۲۰ + ۱۵۰۰ = ۲۴۲۰/- روپے بنتی ہے ۔ راقمہ محکمہ تعلیم میں ملازم ہے ماہوار مبلغ یکصد ستاون روپے تنخواہ لیتی ہوں ۔ میں اپنی تمام جائداد اور ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ جو بھی جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ میری وفات پر جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کرتی رہوں گی ۔ ربنا تقبل منا

الامۃ امۃ الرحمن بانو بقلم خود　گواہ شد حکیم میر غلام محمد والد موصیہ ۔ گواہ شد میر عبد الرحمن خاوند موصیہ ساکن یاڑی پورہ　گواہ شد میر عبد المجید محاسب جماعت احمدیہ یاڑی پورہ

وصیت نمبر ۱۳۸۷۶ ۔ میں امۃ الباسط بانو بنت حکیم میر غلام محمد صاحب قوم میر مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:—

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ منقولہ جائداد ایک عدد رسٹ واچ ہے جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہے ۔ میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں ماہوار ایک سو اسی روپے تنخواہ لیتی ہوں ۔ میں اوپر لکھی ہوئی جائداد ایک سو روپیہ اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ جو بھی جائداد میری زندگی میں پیدا ہوگی اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس تمام جائداد پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کروں گی ۔ ربنا تقبل منا

الامۃ امۃ الباسط معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول یاڑی پورہ (بحروف انگریزی) گواہ شد حکیم میر غلام محمد والد موصیہ ۔ موصی نمبر ۹۷۸۵ ساکن یاڑی پورہ کشمیر　گواہ شد میر عبد المجید محاسب جماعت احمدیہ یاڑی پورہ

وصیت نمبر ۱۳۸۷۷ ۔ میں امۃ اللہ بانو بنت حکیم میر غلام محمد صاحب قوم میر مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:—

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ منقولہ جائداد ایک رسٹ واچ ہے جس کی قیمت ایک سو بیس روپے ہے ۔ میں محکمہ تعلیم میں ملازمت کرتی ہوں ۔ مبلغ ایک صد چورانوے روپے ماہوار تنخواہ لیتی ہوں ۔ میں اوپر لکھی ہوئی جائداد مبلغ ایک سو بیس روپے اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اور اس کے علاوہ جو بھی جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ میری وفات پر جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کرتی رہوں گی ۔ ربنا تقبل منا

الامۃ امۃ اللہ بانو ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول یاڑی پورہ ۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد والد موصیہ ساکن یاڑی پورہ کشمیر ۔ گواہ شد میر عبد المجید محاسب جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

تہذیب جدید اور تحریک جدید (بقیہ صفحہ ۱۳)

تاکہ اس تہذیب جدید کو جو دجال نے پھیلائی ہے ختم کرکے ایک نئی تہذیب جو حقیقی تہذیب کہلانے کی مستحق ہے ، کو قائم کر دیں ۔

یہ سب کام تحریک جدید کے ذریعہ خدا کے فضل سے ۳۸ سال سے ہو رہا ہے ۔ ابھی بہت کام باقی ہے ۔ ابھی بہت سے ممالک اس تہذیب کے لئے تشنہ ہیں ۔ کام کے مقابلہ پر ہمارے پاس ذرائع بہت ہی محدود ہیں ۔ اس لئے کمر ہمت باندھ کر مالی اور جانی قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کی سخت ضرورت ہے ۔ افراد جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید کے اصول اور مطالبات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کشادہ دلی سے قربانی کرنے کے قابل ہو سکے ۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پاکر جماعت کو ایک صحیح راستہ پر گامزن کر دیا ہے ۔

اب ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے احباب کو چاہیئے کہ اس کی اہمیت سے جماعت کے ہر فرد کو آگاہ کریں اور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ساری دنیا میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا قائم ہو ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی چند جماعتوں نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دی اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے اس مد میں ابھی تک کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس چندہ کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت وقفِ جدید کیلئے بطور معلم قابل اور اہل افراد پیش کرے

وقفِ جدید کے قیام کی غرض یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوعِ انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ اور اس کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ **اللہ تعالیٰ** نے ہمارے سامنے ایسا ہی ایک طریق یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراطِ مستقیم رکھی ہے کہ وقفِ جدید کی روح کے ساتھ بنی نوعِ انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ ارشاد فرماتے ہیں — ”جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو آدمی وقفِ جدید کے لئے دیں وہ قابل اور اہل ہوں۔ اور پھر جب آدمی دیں تو ان کو خرچ بھی دیں۔ جتنے زیادہ آدمی دیں گے ان پر اتنا ہی زیادہ خرچ آئے گا۔ اس کے مطابق آپ کو چندہ دینا چاہیئے“ — **وقت آگیا ہے** کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں۔ اور وسعت پیدا کریں ان لوگوں کے ذریعہ جو تھوڑا گزارہ لیں اور وقف کی روح کے ساتھ آئیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو وقفِ جدید کی ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ زریں تحریر کرتے ہوئے میں احبابِ جماعت کی توجہ اس طرف پھیرتا ہوں۔ حضور کیا ہی شاندار الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں جو مقامِ غور ہے:-

”یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور انشاء اللہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں یا کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کر دوں گا۔“

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تقریب رخصتانہ

قادیان مورخہ ۷ر ستمبر۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائداد کی صاحبزادی عزیزہ نجمہ پروین کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بیشتر ازیں ان کے نکاح کا اعلان مورخہ ۴ر اگست کو مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے ساتھ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے مسجد مبارک کیا تھا جو مورخہ ۱۰ر اگست کے بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ مورخہ ۷ر ستمبر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں برات مکرم عاجز صاحب کے مکان پر گئی۔ درویشان کے علاوہ متعدد غیر مسلم معززین نے بھی جو گورداسپور۔ امرتسر۔ قادیان و بٹالہ سے تشریف لائے ہوئے تھے اس تقریب میں شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے مختصر طور پر بیان فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے شادی بیاہ کے تعلق میں برادری اور خاندان کی پابندی کو ختم کر دیا ہے۔ اور جماعت کی وسعت کے ساتھ ہماری بچیوں اور بچوں کے رشتے دور دراز علاقوں میں ہو رہے ہیں۔ اور یہ رشتہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بعد ازاں حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی پھر غیر مسلم مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ مکرم عاجز صاحب کی صاحبزادی مورخہ ۲۵ر ستمبر کو اپنے خاوند کے ہمراہ دہلی سے لندن کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

تحریک جدید اور اس کی عظیم الشان برکات

اداریہ بقیہ صفحہ نمبر ۲

ایک مقصد کے حصول کی طرف لے جا رہی ہیں۔ مگر اس تک جانے کے لئے سیدھا راستہ انہیں نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارہ میں کوئی کشمکش نہیں ہے۔ تجویز سکیم پر پورے طور پر کاربند ہوں۔ اور اس کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں کے جلد وارث بنیں جو اس نے اپنی جماعت کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔

پس تحریکِ جدید ایک ایسا نظام ہے جس کی پابندی سے ہم اپنے مدعا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کے عامل بن کر نہایت آسانی سے بسرعت تمام ہر ایک کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔“

(فاروق تحریک جدید نمبر اپریل ۱۹۳۹ء)

حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام ہم سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اور تحریکِ جدید اسی قسم کی شاندار اور نتیجہ خیز قربانیوں کا ایک عملی پروگرام رکھتی ہے۔ خدا کے فضل سے آج ہم احمدیوں کو قربانیوں کے ایسے مواقع حاصل ہو رہے ہیں، جو شاید بعد میں آنے والے لوگوں کو میسّر نہ آئیں۔ ممکن ہے اس وقت اسلام کی ضرورت پوری ہو چکی ہو۔ اس لئے اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے یہ کوشش کیجئے کہ قربانی کے عملی میدان میں کود کر اُن انعامات کے وارث بن جائیں جو صرف قربانی کرنے والے افراد ہی کو حاصل ہوتے ہیں۔

تحریکِ جدید کے اس وقت تین دفتر جاری ہیں۔ دفتر اول اور دوم میں حصہ لینے کے وقت تو گزر گئے۔ اب دفتر سوم میں حصہ لے کر جماعت کا ہر فرد تحریک جدید کا **مجاہد** بن سکتا ہے خدا تعالیٰ توفیق دے آمین۔

نہایت ضروری اعلان

احباب جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص مسمّی عبد المالک شاکر ولد شیخ سبحان صاحب آف کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ۔ جس کا رنگ سیاہی مائل گندمی۔ منہ پر چیچک کے داغ۔ قد لمبا۔ عمر پچیس ۲۵ اور تیس ۳۰ سال کے درمیان ہے لمبے دفتر وقفِ جدید کی طرف سے بطور معلم جماعت احمدیہ سملیہ رانچی میں لگایا گیا تھا مگر وہ جماعت کے چندوں کی ایک خطیر رقم لیکر فرار ہو گیا ہے۔ اور بعض اور جماعتوں کی طرف سے بھی اس کی چوری اور بعض قبیح حرکات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا تمام احباب جماعت اس شخص سے محتاط رہیں اور اس کی اطلاع مرکز کو بہم پہنچائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

یہ بھی خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پارٹس دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" — فون نمبر: 23-1652، 23-5222

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۳۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

گریڈ لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

Azad TRADING CORPORATION

38/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12

REGD. NO P. 67. PHONE NO 35.

THE WEEKLY BADR QADIAN.

TAHREEK-E-JADEED NUMBER.

تحریکِ جدید نظامِ نَو کیلئے بطورِ اِرہاص کے ہے

از سیدنا حضرت المُصلِح المَوعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعہ نظامِ نَو کے قیام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعُود رضی اللہ عنہُ اپنے معرکۃ الآراء لیکچر "نظامِ نَو" کے آخر میں فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ کام وقت چاہتا ہے۔ اور اس دن کا محتاج ہے جب سب دُنیا میں احمدیت کی کثرت ہو جائے۔ ابھی موجودہ آمد مرکز کو بھی صحیح طور پر چلانے کے قابل نہیں۔ اِسلئے اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں تحریکِ جدید کا اِلقاء فرمایا۔ تاکہ اس ذریعہ سے ابھی سے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے اور ایک مرکزی جائداد پیدا کی جائے جس کے ذریعہ سے تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے۔ پس تحریکِ جدید کیا ہے وہ خدا تعالےٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کیلئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تُو جس نظام کو دُنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اُس کے آنے میں ابھی دیر ہے اِسلئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریکِ جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو، اس ذریعہ سے جو مرکزی جائداد پیدا ہو اُس سے تحریکِ احمدیت کو وسیع کیا جائے اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے۔ پس جوں جوں تبلیغ ہوگی اور لوگ احمدی ہونگے وصیت کا نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائیگا۔ اور کثرت سے اموال جمع ہونے شروع ہو جائینگے ..... غرض تحریکِ جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کیلئے پیشرو کی حیثیت میں ہے۔ گویا وہ نظامِ نَو کے مسیح کیلئے ایک ایلیاہ نبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا ظہور مسیح موعُود کے غلبہ والے ظہور کیلئے بطورِ اِرہاص کے ہے۔ ہر شخص جو تحریکِ جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے..... پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اُس نے نظامِ نَو کی بُنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظامِ نَو کی جو اس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بُنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریکِ جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دُعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بُنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دُنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریکِ جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دِین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظامِ نَو)